اُردو ادب کے 100 بہترین اقوال

وہ شخص کامیاب نہیں ہو پاتا جس میں ناکامی کا
خوف کامیابی کی چاہت سے زیادہ ہو۔

ڈھونڈنے پر وہی لوگ ملتے ہیں جو کھو گئے ہوں،
وہ نہیں ملتے جو بدل گئے ہوں۔

کوئی آئینہ انسان کی اتنی اچھی تصویر نہیں دکھا
سکتا، جتنی اسکی گفتگو

ہر چیز اپنے وقت پر اچھی لگتی ہے

نیکی کمانے کا صحیح وقت جوانی ہے

ہم نیکیاں اُس وقت کرتے ہیں

جب ہم برائیاں کرنے کے قابل نہیں رہتے

جو شخص صبر کی چادر اُوڑھ لیتا ہے وہ عزت اور بزرگی
پاتا ہے۔

کسی مضبوط پہاڑ کا اتنا بوجھ نہیں ہوتا
جتنا بے قصور پر تہمت لگانے کا ہوتا ہے۔

کسی کے چہرے کا مذاق اُڑانا

کسی کے چہرے کا مذاق اُڑانے سے پہلے سوچ لیں
کہ آپ تصویر میں نہیں،
مصور کی کاریگری میں نقص نکال رہے ہیں۔

قبولیت کا پہلا قدم کامل یقین ہے۔
بے حسی نصف موت ہے۔
محنت اتنی خاموشی سے کرو کہ تمہاری کامیابی شور مچا دے۔
اللہ کا ڈر ہر قسم کے ڈر کو ختم کر دیتا ہے۔
سب سے اچھا عمل زبان کی حفاظت ہے۔

دوسروں کی بُرائی کرنا بذاتِ خود ایک بڑی اور بدترین بیماری ہے۔
آپ کی آنکھیں اکثر وہی لوگ کھولتے ہیں
جن پر آپ آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرتے ہیں۔
تم دوسروں کے راستے کی رکاوٹیں دور کرتے جاؤ تمہاری اپنی منزل کا
راستہ آسان ہوتا چلا جائے گا۔

کامیابی کا سب سے اچھا زریعہ اللہ کی یاد ہے۔
جھوٹ انسان کے چہرے کو کالا کر دیتا ہے۔
منظر وہی رہتا ہے دیکھنے والے بدل جاتے ہیں۔
اچھی چھلانگ لگانے کے لئے کچھ قدم پیچھے ہٹنا ضروری ہے۔
باہمت لوگ کبھی ہارا نہیں کرتے یا وہ جیت جاتے ہیں
یا کچھ سیکھ جاتے ہیں۔

آپکے اخلاق کی قدر بھی لوگ اس وقت کریں گے جب آپکے پاس دولت اور طاقت ہو
غریب کتنا ہی خوش اخلاق ہو،
لوگ اسکے اخلاق کو اسکی مجبوری سمجھتے ہیں

جسے ماں باپ کی بات کی سمجھ نہیں آتی ، اُسے زمانہ بہت
'' اچھے طریقے '' سے سمجھا لیتا ہے۔

وہ جو صرف اللہ کے قریب تھا اور انسان کے قریب ہونے
سے منکر ہُوا، اس کا حشر تو سب کو معلوم ہی ہے .

" واصف علی واصف"

جھوٹ بول کر جیت جانے سے بہتر ہے سچ بول کر ہار جاؤ۔
گناہ پر ندامت گناہ کو مٹا دیتی ہے ،نیکی پر غرور نیکی کو
تباہ کر دیتا ہے ۔
پریشانی حالات سے نہیں خیالات سے پیدا ہوتی ہے ۔
نفرت دل کا پاگل پن ہے ۔
انسان زندگی سے مایوس ہو تو کامیابی بھی ناکامی نظر آتی ہے۔

دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح کرنا اورآسان کام دوسروں پر تنقید کرنا ہے ۔

کمزور انسان کبھی معاف نہیں کر سکتا ، معاف کرنا نیک لوگوں کی صفت ہے ۔

جھوٹ ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔

سچ تمام برائیوں کا علاج ہے ۔

تلوار کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور گفتگار کا دل پر۔

علم حاصل کرنا بہترین عبادت ہے ۔

شکست کھانا بُری بات نہیں ، شکست کھا کر ہار مان جانا بُری بات ہے ۔

اچھی کتابیں بہترین دوست ہیں ۔

سچائی کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی ۔

حکمت و دانائی مفلس کو بادشا بناہ دیتی ہے ۔

دو چیزیں جنت میں لے جانے والی ہیں خوفِ خدا اور خوش خلقی ۔

غصہ ہمیشہ تنہا آتا ہے مگر جاتے ہوئے عقل اخلاق اور شخصیت کی خوبصورتی کو لے جاتا ہے ۔

ہاتھوں کی خوبصورتی کے لئے اپنے ہاتھوں سے صدقہ دیں۔
آواز کی خوبصورتی کے لئے قران پاک کی تلاوت کریں ۔
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے اللہ کے خوف سے آنسو بہائیں۔
چہرے کی خوبصورتی کے لئے وضو کی عادت ڈالیں ۔
دل کی خوبصورتی کے لئے اپنے دل میں اللّٰہ کی یاد بسائیں ۔
دماغ کی خوبصورتی کے لئے اللّٰہ کی بارگاہ میں سجدہ کریں۔

زندگی میں اپنا پن تو ہر کوئی دیکھاتا ہے پر اپنا ہے کون ؟
یہ وقت بتاتا ہے ۔
جو آپ کی خاموشی کو نہ سمجھ پائے وہ آپ کے لفظوں کو بھی نہیں
سمجھے گا ۔
اپنی زبان کو کسی کے عیبوں سے آلودہ نہ کرو کیونکہ عیب تمہارے
بھی ہیں اور زبانیں دوسروں لوگوں کی بھی ہیں ۔

کوئی کتنا بھی گنہگار کیوں نہ ہو، اللہ اس کے لئے دعا کا راستہ
اور رزق کا دروازہ کبھی بند نہیں کرتا.
"میرا "رب" کتنا عظیم ہے ، کتنا غفورالرحیم ہے"

ہم زندگی میں ضرور کامیاب ہوں گے اگر ہم ان نصیحتوں پر عمل کر لیں جو دوسروں کو کرتے ہیں ۔

بات الفاظ کی نہیں لہجے کی ہوتی ہے۔

بھری جیب سے دنیا کی پہچان ہوتی ہے اور خالی جیب سے اپنوں کی۔

جب آنکھیں نفس کی پسندیدہ چیزیں دیکھنے لگیں تو دل انجام سے اندھا ہو جاتا ہے ۔

اس دور کا سب سے نمایاں رجحان یہ ھے کہ جو تم ھو وہ نظر نہ آؤ۔ یہ معاشرے کا دباؤ ھے جو ھمیں اس بے معنی اداکاری پر مجبور کرتا ھے۔ ھم باھر سے بہت ثابت وسالم اور ھشاش بشاش نظر آتے ھیں لیکن اندر سے ریزہ ریزہ اور اذیت زدہ ھوتے ھیں۔ معلوم نہیں کہ ھم نے معاشرے کے اس ظالمانہ دباؤ کو کیوں قبول کر رکھا ھے؟؟

اصل اور بے ساختہ شخص کی اس معاشرے میں کوئی گنجائش نہیں، وہ اپنی اصل حالتوں اور کیفیتوں کے اظہار کے ساتھ اس معاشرے میں قبول نہیں کیا جا سکتا۔ میرے خیال میں پہلے صورتِ حال اتنی شدید نہیں تھی۔ اور شائستگی کے فروغ کے ساتھ ساتھ بے ساختگی کے ساتھ زندگی گزارنے کا امکان بہت کم سے کم ھوتا جا رھا ھے۔ اب ھمارا فرض ہے کہ معاشرے کی خاطر ھم ویسے نظر آئیں جیسے ھوں نہیں۔
وھی نظر آنا، نظر آنا، نظر آنا۔ لعنت ھے ایسے نظر آنے پر۔

"جون ایلیاء"

"فرنود" سے اقتباس

لفظوں کے دانت نہیں ہوتے مگر یہ کاٹ لیتے ہیں اور جب یہ کاٹ لیں تو پھر ان کے زخم زندگی بھر نہیں بھرتے..

اشفاق احمد

بارش کے دنوں میں باہر بوندیں پڑتی ہیں ۔۔۔ تو انسان کے اندر بھی
بارش ہونے لگتی ہے ۔۔۔ اوپر سے تو ٹھیک ریتا ہو ، لیکن اندر سے
بلکل بھیگ جاتا ہے ۔۔۔

اشفاق احمد

جب راز آشنا مل جاتا ہے، تو ہم حیرت میں گم ہو جاتے ھیں. حیرت میں گم ہونا ہی راز کے سراغ کا نقش اول ہے. حیرت میں گم ہونا اپنے آپ میں گم ہونا ہے. ، جو اپنے آپ میں گم ہو گیا ، اس نے اپنا راز دریافت کر لیا ، جس نے اپنا راز دریافت کر لیا ، اس نے راز دریافت کر لیا ، راز خود دریافت کیا جاتا ہے ، بتایا اور پوچھا نہیں جاتا. جس کو راز مل گیا ، اس نے زندگی میں موت اور موت میں زندگی کو دیکھ لیا.

حضرت واصف علی واصف رحمتہ اللہ علیہ

بے وقوفوں کو آزاد کرانا بہت مشکل ہے جو اپنی زنجیروں کی عزت کرتے ہوں۔

والٹئر

زندگی کا مقصد زمہ داری ہے --- اور سب سے بڑی زمہ داری
اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہے ---

اشفاق حمد

(من چلے کا سودا)

خاموشی میں راحت ہے ، لفظوں کا سفر انسان کو تھکا دیتا ہے ۔
اگر عبادت نہیں کر سکتے تو گناہ بھی نہ کرو۔
اللہ تعالیٰ سے مانگو تو دعا کی قبولیت پر یقین رکھو ، کیونکہ
اللہ تعالیٰ غافل ، لاپرواہ اور مایوس کی دعا قبول نہیں کرتا ۔

سکون کے دروازے پر بھکاری کی طرح کبھی نہ جانا ، بادشاہ کی طرح جانا ---- جھومتے جھامتے دیتے بکھیرتے ---- کیا تم کو معلوم نہیں کہ بھکاریوں پر ہر دروازہ بند ہو جاتا ہے ---

اشفاق احمد

تعلق تو چھتری ہے ۔۔۔ ہر ذہنی ، جسمانی ، جذباتی غم کے آگے اندھا شیشہ بن کر ڈھال کا کام دیتی ہے ۔۔۔

بانو قدسیہ
(حاصل گھاٹ)

انسان کو تحقیق اور خواب سے برابر کی محبت ہے ---
اور وہ اِن دونوں کے درمیان جُھولے کی مانند آتا جاتا ہے ---

بانو قدسیہ

اِنسان حاصل کی تمنا میں لاحاصل کے پیچھے دوڑتا ہے اُس بچے کی طرح جو تتلیاں پکڑنے کے مشغلے میں گھر سے بہت دور نکل جاتا ہے ، نہ تتلیاں ملتی ہیں نہ واپسی کا راستہ ۔۔۔

بانو قدسیہ
(حاصل گھاٹ)

جوگ کا پہلا قدم تب اُٹھے گا جب غصے کو ختم کرے گا ۔۔۔ غرور تکبر راکھ بنا کر حکم حکومت داؤ پر لگا دے گا ۔۔۔ یہ رنگ اتار پھینک ' پھر جوگ کی سوچنا ۔۔۔

اشفاق احمد

(من چلے کا سودا)

محبت پانے والا کبھی اس بات پر مطمئن نہیں ہو جاتا کہ اُسے ایک دن
کے لیے مکمل طور پر ایک شخص کی محبت حاصل ہوئی تھی ۔۔۔
محبت تو ہر دن کے ساتھ اعادہ چاہتی ہے ۔۔۔

بانو قدسیہ
(راجہ گدھ)

مجھ میں کمی یہ ہے کہ مجھے ایسا وقت نہیں ملتا، ایسی دھوپ نہیں ملتی، ایسا لان نہیں ملتا کہ جہاں پر میں ہوں اور میرا پالن ہار، اور کچھ نہ کچھ اس سے بات ہو۔ عبادت اپنی جگہ، بلکل ٹھیک ہے لیکن اللہ خود فرماتا ہے کہ جب تم نماز ادا کر چکو پھر میرا ذکر کرو، لیٹے ہوئے، بیٹھے ہوئے یا پہلو کے بل۔لیکن آدمی ایسا مجبور ہے کہ وہ اس ذکر سے محروم رہ جاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ سوچیں کہ اس وقت میرا اللہ کہاں ہے؟ کیسے ہے؟ شہ رگ کے پاس تو ہے مگر میں کیوں خالی خالی محسوس کرتا ہوں؟

تو پھر آپکو ایک حرکت، ایک وائبریشن محسوس ہوتی ہے۔

یہ بڑے مزے کی اور دلچسپ باتیں ہیں لیکن ہم اتنے مصروف ہو گئے ہیں کہ اس طرف جا ہی نہیں سکتے۔

اشفاق احمد، زاویہ کے باب حقوق العباد سے انتخاب

صراط مستقیم کیا ہے ....
بس چھوٹے نقطوں کا تسلسل ....

اشفاق احمد

اکثر لوگوں میں تکبر ہوتا ہے ،
مگر اُن کا نفس اُن کو پتا نہیں چلنے دیتا ۔۔۔

اشفاق احمد
(بابا صاحبا)

میرا پیغام - میرا انداز

اس میں کوئی شک نہیں کہ غلطی پکڑنا اور غلطی کی نشاندہی کرنا انسانی فطرت میں شامل ہے۔لیکن یہ بات بھی ہر حال میں یاد رکھنے کے قابل ہے کہ انسان غلطی بھی کرتا ہے اور ناکام بھی ہوتا ہے۔اور اپنی ترقی کے راستے پہ رک بھی جاتا ہے۔لیکن اس ساری کائنات میں صرف خدا کی ذات وہ ہستی ہے جو نہ تو کبھی غلطی کرتی ہے اور نہ ہی کبھی ناکام ہوتی ہے۔جو لوگ ہر وقت دوسروں کی غلطیاں پکڑنے میں مصروف رہتے ہیں یا جو ہر وقت اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں پر افسوس کرتے رہتے ہیں وہ نعوذ باللہ اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔اور جب ان سے خدا نہیں بنا جاتا کہ ایسا ممکن ہی نہیں تو پھر وہ شیطان بننے کی کوشش کرنے لگتے ہیں اور اس میں اپنا اور دوسروں کا نقصان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

اشفاق احمد بابا صاحبا صفحہ 417

جس شخص نے آپ کا کوئی قصور کیا ہو، اس کو فوراً معاف کر کے آزاد کر دیں۔ جب تک آپ اسے معاف نہیں کریں گے، وہ قصور میں جکڑا رہے گا اور آزادی سے دور رہے گا۔ یاد رکھیے جکڑے ہوئے شخص پر شیطان فوری حملہ کرتا ہے ۔زندگی کے فیصلے کرنے کے لئے دماغ سے ضرور کام لیں جو خدا نے آپ کو دیا ہے۔اسی طرح دل کے فیصلوں پر بھی عمل کریں وہ بھی آپ کو خدا نے ہی دیا ہے ۔معرفت کی معنیٰ ہیں کہ دنیا کی قدر دل کے اندر نہ ہو دنیا سے دل کو خالی رکھے، اور بے ضرورت سامان جمع نہ کرے۔ اگر ساری زمین گناہوں سے بھر جائے تو توبہ سب کو مٹا دیتی ہے۔ ڈائنا مائیٹ ذرا سی ہوتی ہے لیکن بڑے پہاڑوں کو پھاڑ دیتی ہے۔

اشفاق احمد بابا صاحبا سے اقتباس

اس وقت ہم عذاب میں ہیں۔ ہم کیا ساری دنیا عذاب میں ہے۔ لیکن اس کی وجہ کیا ہے؟ کارن کیا ہے؟ اس وجہ کو ڈھونڈنے کے لیے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ دماغ بالکل ٹھیک ہے اور اپنی جگہ چوکس ہے۔ فقط دل گھاٹے میں آ گیا ہے۔۔۔ اور اپنے مقام سے ہل گیا ہے۔۔۔۔

آگہی اور جانکاری کسی علم سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ تجربے سے ملتی ہے۔ وہ آنکھیں جو زندگی کی راہوں کو روشن کرتی ہیں وہ دماغ کی آنکھیں نہیں ہوتیں بلکہ دل کی آنکھیں ہوتی ہیں۔ اگر دل اندھا ہے تو زندگی کی راہ تاریک ہی رہے گی اور ساری عمر اندھیرے میں گذر جائے گی۔

اشفاق احمد بابا صاحبا صفحہ 607

بندگی

بندگی کی شرط یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جائے - پھر اللہ تعالیٰ بندے کا ہو جاتا ہے - جس کی بندگی کرنا چاہتا ہے اس کا بندہ ہو جائے تو بندگی ہے ورنہ نیک عادت ہے - نیک عادت کو خطرہ ہر مقام پر موجود رہتا ہے - جس طرح بکرہ حلال ہے- تکبیر ہو جائے تو طیب ہوجاتا ہے - جھٹکا ہو جائے تو ناپاک ہو جاتا ہے -

اشفاق احمد بابا صاحبا صفحہ 633

کسی کا سکون برباد نہ کرو -----
سکون مل جائے گا -------

واصف علی واصف

میں جس پاگل پَن کا ذکر کر رہا ہوں وہ میر تقی میر کا
پاگل پَن ہے --- فرہاد کا پاگل پَن ہے ---
پروفیسر سہیل تو دیوانے پَن کی ایک سائیڈ دکھا رہے تھے ---
خودکشی اور موت ---- میں دوسری سائیڈ پیش کر رہا ہوں ،
جہاں پہنچ کر دیوانہ پَن مقدس ہو جاتا ہے ---- ماونٹ ایورسٹ
فتح کر لیتا ہے ، دودھ کی نہریں بہا دیتا ہے ---

(بانو قدسیہ)راجہ گدھ

جب انسان محدود خواہشوں اور ضرورتوں کا پابند ہوتا ہے ،
تو اُسے زیادہ جھوٹ بولنے کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی ---

بانو قدسیہ
حاصل گھاٹ

یہ جو مایوسی کا بھنور ہوتا ہے ، یہ بڑا ظالم گرداب ہوتا ہے ،
اس کے کنارے کنارے پر آدمی گھومتا رہے تو بچنے کی کچھ
امید ہوتی ہے ---

اشفاق احمد

زاویہ

جب کبھی جہاں بھی سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے ، وہاں قناعت، راحت اور وسعت خود بخود پیدا ہوجاتی ہے ۔۔۔ آپ کو اندر ہی اندر یہ یقین محکم رہتا ہے کہ " آپ کی آگ " میں سُلگنے والا کوئی دوسرا بھی موجود ہے ، دہرا وزن آدھا رہ جاتا ہے ۔۔۔

حاصل گھاٹ

بانو قدسیہ

جب ایک آدمی کا تہیہ ہو جائے کہ میں نے اس راستے سے اس راستے پہ جانا ہے تو اللہ پھر اس کو برکت دیتا ہے اور پھر وہ آدمی جس کی تلاش میں ہوتا ہے وہ ایک دن خود صبح پانچ بجے آ کے اس کے دروازے پہ دستک دیتا ہے، ڈھونڈنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔

تہیہ ہو تو پھر ہوتا ہے نہ ہو تو مشکل ہے، پھر آدمی ڈھونڈتا رہتا ہے، بتایئے اشفاق صاحب کوئی اچھا سا بابا!!!۔

یہ ایسے ہے کہ، کیوں کہ ابھی اس کا کوئی ارادہ نہیں اس کا صرف پروگرام یہی پوچھنا ہے کہ نارووال گاڑی کب جاتی ہے؟

کہیں جانا ہے؟

تو کہے گا نہیں میں تو صرف ایسے ہی پوچھ رہا تھا!!!۔

باب، اندر کی تبدیلی سے اقتباس

عُمر بھی جُوتے اور ضمیر کی مانند ہے جن کی موجودگی کا احساس اُس وقت تک نہیں ہوتا , جب تک وہ تکلیف نہ دینے لگیں۔

”مشتاق احمّد یُوسفی“
(”چراغ تلے“ سے اقتباس)

اگر آپ غور کریں گے ، تو مصائب اور مشکلات اتنی ہی شدید ہوتی ہیں ،جتنا آپ نے ان کو بنا دیا ہوتا ہے اور وہ ساری زندگی کا اک حصہ ہوتی ہیں ۔۔۔ ساری زندگی نہیں ہوتی ، بندہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ ساری کی ساری میری زندگی ہے اور وہ برباد ہو گئی تباہ ہو گئی ۔۔

اشفاق احمد

(زاویہ)

بادلوں میں بَسنے والی اُس لڑکی کے ساتھ مَلکوتی محبت کے کئی سال گزر چکے تھے ۔۔۔
وہ روحانی خط لکھ لکھ کر تھک چکا تھا ۔۔۔ زرقا کی پرستش کرتے ہوئے اسے اتنی مدت بیت چکی تھی ، کہ اب اس کا دل چاہتا تھا کہ کسی طرح اس بت کو انسانی سطح پر لا کر پیار کرے ۔۔۔
اس کے وجود کو محسوس کرے گرم چائے کی طرح ۔۔۔سگریٹ کے دھوئیں کی مانند ۔۔۔ اپنے ملگجے تکیے کی طرح ۔۔۔
گاڑی کھٹا کھٹ کراچی کی سمت بھاگی جا رہی تھی ۔۔۔

(ایک دن) بانو قدسیہ

محبت کرنے والا محبوب کی خوبیاں خرابیاں دیکھ نہیں پاتا ۔۔۔ بلکہ محبوب کی خرابیوں کو اپنی کج ادائیوں کی طرح قبول کر لیتا ہے ۔۔۔ ڈیروں پر اسی محبت کا مظہر نظر آتا ہے ، اور غالبا اسی محبت کی تلاش خلق کو بابوں کے قریب لے جاتی رہی ۔۔۔

بانو قدسیہ
(راہ رواں)

سوچ دو طرح کی ہوتی ہے، ایک سوچ علم سے نکلتی ہے اور ریگستان میں جا کر سوکھتی ہے۔ دوسری سوچ وجدان سے جنم لیتی ہے اور باغ کے دہانے پر لے جاتی ہے۔

ان ہی دو قسم کے خیالات سے دو طرح کا رہنا سہنا جنم لیتا ہے۔ ایک رہنا سہنا علم اور تجویز سے جنم لیتا ہے، اس میں چاقو، چھری، مقدمہ، بحث مباحثے، کس بل، حق حقوق، چھینا جھپٹی، کرودھ، کام، ہنکار سب ہوتا ہے۔ دوسرا رہنا سہنا ایک اور قسم کی سوچ سے نکلتا ہے۔ اس میں وجدان، شانتی، امن، پریت، پریم کی وجہ سے ہمیشہ ہجرت کا سماں رہتا ہے۔ اسی وجدان کی وجہ سے ایسی سوچ والے لوگ غریبی میں امیر اور امیری میں غریب دکھائی دیتے ہیں۔

بانو قدسیہ کی تصنیف سے اقتباس

حسینوں کے خطوط : یہ دو طرح کے ہوتے ہیں ۔۔۔ ایک وہ جن میں دور بہت دور ، افق کے پار جانے کا ذکر ہوتا ہے ، جہاں ظالم سماج نہ پہنچ سکے ۔۔۔ یہ تصویر بتاں کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں ۔۔۔

دوسرے وہ جو حسینوں کے چہرے پر ہوتے ہیں اور جن کو چھپانے کے لیے ہر سال کروڑوں روپے کی کریمیں ، لوشن ، پوڈر وغیرہ صرف کیے جاتے ہیں ۔۔۔

" ابن انشاء کے مضامین " سے اقتباس ۔۔۔ اُن کی یاد میں ۔۔۔

کوئی تبدیلی سفر آسان نہیں کر سکتی، کسی قسم کی ترقی انسان کو مکمل طور پر سکون، قناعت پسند، مسرت آشنا نہیں بنا سکتی ۔۔۔ جب تک اوپر والے کا فضل نہ ہو، کچھ بھی مثبت نہیں ہوتا ۔۔۔

حاصل گھاٹ

بانو قدسیہ

محبت اپنی مرضی سے کُھلے پنجرے میں طوطے کی طرح بیٹھے رہنے کی صلاحیت ہے ---

حاصل گھاٹ

(بانو قدسیہ)

دیوانگی کا عشق لاحاصل سے کوئی تعلق نہیں ۔۔۔ دیوانگی تلاش سے پیدا ہوتی ہے ۔۔۔۔ مسلسل نئے سوالوں کے ناتسلی بخش جواب ۔۔۔ تھکا دینے والی جستجو دیوانہ کرتی ہے ۔۔۔۔

راجہ گدھ

(بانو قدسیہ)

یہ راجہ گدھ کی زندگی ہے ۔۔۔
بیرونی کوائف سے کٹی ہوئی ۔۔۔ اندرونی ہیجان میں اُلٹی صراحی کی طرح معلق ۔۔۔
ایسی صراحی جس سے قل قل کی آواز تو آتی رہے لیکن ایک بوند پانی بھی کبھی نہ گر سکے ۔۔۔

راجہ گدھ

(بانو قدسیہ)

ابا اوپر مٹی پر کھڑا تھا ۔۔۔۔ اُس کے دونوں بازو آگے کو بڑھے ہوئے تھے ۔۔۔
راجہ گدھ ۔۔۔ عمارت کی آخری اونچائی پر مالیخولیا کی لپیٹ میں کھڑا تھا ۔۔۔
میں نے دل میں سوچا ۔۔۔ جب بھی روح لاحاصل محبت کرتی ہے یہ دیوانہ پن سے کیوں ہمکنار ہو جاتی ہے؟
کیا روح ہمیشہ لاحاصل راستوں پر جانا پسند کرتی ہے ۔۔۔۔
کیا اس کے لیے دیوانگی کے علاوہ اور کوئی پناہ نہیں ۔۔۔؟ کوئی پناہ نہیں؟

راجہ گدھ

(بانو قدسیہ)

انسان دو پاؤں کا جانور ہے۔ اس کا ایک پاؤں تدبیر سے اٹھتا ہے اور دوسرے قدم کو اس کی قسمت اٹھاتی ہے۔ تمہارے ڈی این اے نے یہ بات طے کر دی تھی کہ تمہاری آنکھوں کا اور بالوں کا رنگ کیا ہوگا۔۔۔ یہ بات بھی طے ہے کہ تمہارا قد اتنا ہی ہوگا۔۔۔ یہ تمہاری قسمت ہے۔

اور ان بالوں کو، اس رنگ کو اور قد کو جو چار چاند میک اپ اور ہیل والی جوتیاں لگاتی ہیں، وہ تدبیر ہے۔

قسمت گندھی ہوئی مٹی ہے، کوئی اس سے اینٹیں بناتا ہے۔ کوئی کوزہ تیار کرتا ہے۔ کوئی اس مٹی میں پھول اگاتا ہے، ٹیوب روز کے۔۔۔

من چلے کا سودا صفحہ بائیس سے اقتباس

معرفت کی معنیٰ ہیں کہ دنیا کی قدر دل کے اندر نہ ہو ، دنیا سے دل کو خالی رکھے ، اور بے ضرورت سامان جمع نہ کرے ۔۔۔

اشفاق احمد

بابا صاحبا

انسان ہمیشہ ایسے ہی پاگل ہوتا ہے ۔ وہ بھس میں سوئی تلاش کرتا ہے اور جب
سوئی ملتی ہے تو وہ پاگل ہو چکتا ہے کہ سوئی کو پہچان نہیں سکتا ۔۔
بتا راجہ گدھ تو اور تیری نسل انسان کی طرح تلاش کے سفر میں ہو ۔۔ کیا تم
ایسے سوال پوچھتے ہو جن کا جواب تمہیں سمجھایا نہیں جا سکتا ۔۔
گدھ نے سر جھکاکر کہا ۔۔۔ شاید نہیں ۔۔۔ شاید میں نہیں جانتا ۔۔

راجہ گدھ

ہمیں خدا سے ایسی محبّت ہونی چاہیے ، جیسے بہن اور بھائی کی محبّت ہوتی ہے یا ماں اور بچے کی محبّت ہوتی ہے ---

ایسی محبّت نہیں ہونی چاہیے ، جو عاشق و معشوق یا میاں بیوی کے درمیان ہوتی ہے ---

پہلی قسم کی لوگ اپنی محبّت کا اظہار برملا کرسکتے ہیں ، جلوت میں، خلوت میں، گھر میں، سراہے میں ، محفل میں , تنہائی میں ---

لیکن دوسری قسم کی محبّت کرنے والے صرف خلوت میں اور تنہائی میں اپنی محبّت کا مظاہرہ کرسکتے ہیں --

ہمیں ان لوگوں کی پیروی نہیں کرنی چاہیے جو کہتے ہیں ہم خدا سے محبّت کا اظہار صرف مسجد یا مراقبے میں یا درگاہ کی اندر کرسکتے ہیں ---ہمیں تو اپنی محبّت کا اظہار ہر جگہ کرنا ہے اور ہر مقام پہ کرنا ہے... ہر شخص سے کرنا ہے اور ہر موسم میں کرنا ہے اس میں چھپنا یا چھپانا نہیں ہے ---

اشفاق احمد (بابا صاحبا)

تعلق ۔۔۔ زندگی سے نبرد آزما ہونے کے لیے صبر کی مانند ایک ڈھال ہے ۔۔۔جب کبھی جہاں بھی سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے ، وہاں قناعت، راحت اور وسعت خود بخود پیدا ہوجاتی ہے ۔۔۔
آپ کو اندر ہی اندر یہ یقین محکم رہتا ہے کہ "آپ کی آگ" میں سُلگنے والا کوئی دوسرا بھی موجود ہے ، دہرا وزن آدھا رہ جاتا ہے ۔۔۔

حاصل گھاٹ

خوبی وہ چیز ہے جس پر انسان خود اعتماد کرتا ہے ، جس کی وجہ سے دوسرے لوگ اس کی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں ---

لیکن ر فتہ رفتہ یہ خوبی اس کی اصلی اچھائیوں کو کھانے لگتی ہے --- اسی خوبی کی وجہ سے اس میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ اسی خوبی کے باعث وہ انسانیت سے گرنے لگتا ہے ---

فرد --- قومیں --- سب اپنی خوبیوں کی وجہ سے تباہ ہوتی ہیں ---

راجہ گدھ

یہ راجہ گدھ کی زندگی ہے ---
بیرونی کوائف سے کٹی ہوئی --- اندرونی ہیجان میں اُلٹی صراحی کی طرح معلق --- ایسی صراحی جس سے قل قل کی آواز تو آتی رہے لیکن ایک بوند پانی بھی کبھی نہ گر سکے ---

راجہ گدھ

ایک دن میں نے پوچھا جناب یہ محبت ہوتی کیا ہے؟
بابا جی نے فرمایا ---- محبت دوسرے کے اندر چھپی ہوئی خوبی کا
نقاب اتارنے کا نام ہے ----

اشفاق احمد

یہ ٹھیک ہے کہ تم ایک گلاب نہیں بن سکتے ، مگر اس کا یہ مطلب تو
نہیں کہ تم ایک کانٹا بن جاؤ ۔۔۔
یہاں ایک راز کی بات ہے ، اور وہ میں تمہیں بتا ہی دیتا ہوں ۔۔۔
کہ جو شخص کانٹا نہیں بنتا وہ بالآخر گلاب بن جاتا ہے ۔۔۔

اشفاق احمد

زاویہ

یاد ایک عمومی اساسی بنیادی کیفیت ہے جو ہر دل پر وار کرتی ہے -----
محبت کی طرح یہ بھی ہر در پر دستک دیتی ہے -----
پھر ہر انسان اپنی طبیت ، کردار ، جینز کی انجینرنگ ، مورثی افتاد طبع ، تلاش کے مطابق اس یاد کو اپنے فائدے یا نقصان میں ڈھال لیتا ہے -----

بانو قدسیہ
راہ رواں

ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا ہمیں پھولوں سے بھرا ٹوکرا عطا کرنے کے موڈ میں ہوتا ہے ، اور ہم صرف ایک پھول کی ضد لگا کر بیٹھے ہوتے ہیں ۔۔۔۔

اشفاق صاحب

زاویہ

خوف دراصل خواہش سے جنم لینے والی کیفیت ہے ---- جو لوگ
دنیا کے پیچھے بھاگتے ہیں ، خوفزدہ رہتے ہیں ----

بانو قدسیہ
مرد ابریشم

زندگی سے موت تک کئی راستے ہیں ۔۔۔۔۔
جس راستے پر بھی جاؤ ، اُس کی کچھ راحتیں ہوتی ہیں ، اُس میں کچھ تکلیفیں ہوتی ہیں ، کچھ اُس راہ پر چلنے کے تمغے ہوتے ہیں ، کچھ قیمتیں ادا کرنی پڑتی ہیں ۔۔۔۔۔
دراصل کوئی راہ اختیار کر لو ۔۔۔۔۔ کسی راستے پر پڑ جاؤ وقفہ اتنا لمبا ہے کہ مسافر کا سانس اُکھڑے ہی اُکھڑے ۔۔۔۔۔

راجہ گدھ

خاموشی کی ایک دنیا ہے ، اس میں اگر آپ داخل ہو سکتے ہیں تو پھر آپ ہی اس کا مزہ لے سکتے ہیں ۔۔۔۔۔۔

مت پوچھیں کہ ہمیں کسی بابا کا پتہ بتائیں ، آپ خود بابا ہیں ۔۔۔۔

اشفاق احمد

شام اتر رہی تھی ۔۔۔۔ ہوا میں نمک تھا ۔۔۔۔۔

پتہ نہیں مجھے کیوں لگا ۔۔۔۔۔۔ ایک درخت سے تیزی کے ساتھ ایک گدھ اترا اور ٹرین کے ساتھ ساتھ بھاگنے لگا ۔۔۔۔ اس گدھ کو غور سے دیکھنے کی مجھ میں ہمت نہیں تھی ۔۔۔۔ لیکن وہ گا رہا تھا ۔۔۔۔ بھاگ رہا تھا ۔۔۔۔ ٹرین کی آواز کے ساتھ ساتھ آواز ملا کر بہت اونچے ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ دنیا داراں دے گھر دیندا بیٹے ولی الھی

۔۔۔۔۔۔۔ ولیاں دے گھر پیدا کردا میرے وانگ گناہی

راجہ گدھ

ہر روز کا ایک وظیفہ یاد رکھیئے کہ مجھے اپنے آپ کو درست کرنا ہے
اور اپنا آپ سنوارنا ہے -----

اشفاق احمد

بابا جی بھی اشفاق صاحب کو سمجھاتے تھے کہ دنیا کی کوئی بھی چیز ساکت نہیں ۔
یہ سورج چاند ستارے سب اپنے اپنے محور کے گرد گھوم رہے ہیں اور اشفاق صاحب بضد
تھے جدید علم کی روشنی میں سورج ساکت ہے اور زمین اس کے گرد گھومتی ہے ۔
بابا جی نے آخر کہا ۔۔۔۔ اشفاق میاں !!! صرف مطلوب ساکت ہوتا ہے ، سب طالب اس
کے گرد گھومتے ہیں ۔۔۔۔۔

راہ رواں

انسان مکان بدلتا ہے ، لباس بدلتا ہے ، تعلقات بدلتا ہے
پھر بھی دکھی ہے کیونکہ وہ اپنا رویہ نہیں بدلتا ۔۔۔

جس کے ساتھ ھنسے ھو اُسے تم بھول سکتے ھو ،
لیکن اُسے تم کبھی نہیں بھلا سکتے جس کے ساتھ
تم روئے تھے۔

”خلیل جبران“

اُن لوگوں سے مت ڈرو جو اپنا بدلا لینا جانتے ہیں بلکہ
اُن لوگوں سے ڈرو جو اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیتے ہیں ۔

جو تکلیف تم خود برداشت نہیں کر سکتے وہ کسی دوسرے
کو بھی نہ دو۔

کبھی بھی اپنی جسمانی طاقت اور دولت پر بھروسہ نہ کرو
کیونکہ بیماری اور غربت آنے میں دیر نہیں لگتی ۔

بندہ جب منافقت کی سیڑھیاں چھڑنا شروع کر دیتا ہے تو
اُسے جھوٹ کی عادت ہو جاتی ہے۔

دوسروں کے محل میں غلامی کرنے سے بہتر ہے کہ انسان
اپنی جھونپڑی میں حکومت کرے۔

انسان خود اپنے آپ کو اکیلا کرتا ہے ورنہ اللہ اپنے بندے کو
کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔

انسان خود اپنے آپ کو اکیلا کرتا ہے ورنہ اللہ اپنے بندے کو
کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔

دوسروں کا مذاق اُڑانا بیوقوفوں کا شیوہ اور جاہلوں کا پیشہ ہے۔
ہمیشہ مخلص لوگوں سے رشتہ جوڑو کیونکہ وہ اچھے دنوں میں
سرمایہ اور بُرے دنوں میں محافظ ہوتے ہیں۔

Pegham Network
SEEKHO AUR SIKHAO

رشتوں کی بقاء کے لئے رابطے ضروری ہیں کیونکہ نظراندز کرنے سے اپنے ہاتھ سے لگائے ہوئے درخت بھی سوکھ جاتے ہیں ۔

دنیا کی ساری چیزیں ٹھوکر لگنے سے ٹوٹ جاتی ہیں ۔مگر
صرف انسان وہ چیز ہے جو ٹھوکر لگنے کے بعد بنتا ہے ۔

لوگو کو اس طرح معاف کر دیا کرو جس طرح تم اللہ سے اُمید رکھتے ہو کہ وہ تمھیں معاف کرے گا۔

جب تم پر کوئی مشکل آجائے تو کسی کا احسان نہ لو ، مصیبت چار دن کی اور احسان زندگی بھر کا ہوتا ہے ۔

مشکل وقت میں صبر کا دامن ہاتھ سے نا چھوڑیں کامیابی ضرور
ملے گی ۔کوئلہ صابر نہ ہوتا تو ہیرا کبھی نہ بنتا۔

منزل پر یقین سفر کو پُر اعتماد بنا دیتا ہے۔
اپنی مہمان کی عزت کرو چاہے وہ پست و حقیر ہی کیوں نہ ہو۔
جب ہماری خواہشوں کے پاؤں چادر سے نکل جاتے ہیں تو پھر سکون نصیب نہیں ہوتا۔

نماز انسان کو مٹی سے سونا بنا دیتی ہے۔

جب سورج غروب ہونے لگتا ہے تو چھوٹے آدمیوں کے سائے بھی بڑے ہو جاتے ہیں ۔

اتنی جلدی کوئی چیز نہیں بدلتی جتنی جلدی انسان کی نیت اور نظریں بدل جاتی ہیں ۔

بُرا وقت وہ شفاف آئینہ ہے جو بہت سے چہرے واضح کر دیتا ہے۔

انسان بھی عجیب ہے دعا کے وقت سمجھتا ہے کہ اللہ بہت قریب ہے
اور گناہ کے وقت سمجھتا ہے کہ اللہ بہت دور ہے ۔

لفظ انسان کے غلام ہوتے ہیں مگر صرف بولنے سے پہلے تک ۔۔۔!
بولنے کے بعد انسان اپنے الفاظ کا غلام بن جاتا ہے ۔۔۔!!

اپنی غلطی کا اعتراف کر لینا ایک بہترین خصوصیت ہے۔ اس سے
نفس میں عاجزی پروان چڑھتی ہے اور تکبر کمزور ہوتا ہے۔

انسان نہ ہی اپنی عمر سے بڑا ہوتا ہے ، نہ ہی عہدے ، قد ، دولت،
نسل یا جنس سے بلکہ انسان اپنی سوچ عمل اور صحیح فیصلے کی
اہلیت سے بڑا ہوتا ہے ۔

Pegham Network
SEEKHO AUR SIKHAO

جب بھی گناہ کی طرف مائل ہونے لگو تو تین باتیں لازمی یاد رکھو ،
اللہ دیکھ رہا ہے ، فرشتے لکھ رہے ہیں ، موت ہر حال میں آنی ہے ۔

عظیم انسان اپنے مرتبوں کی وجہ سے نہیں پہچانے جاتے ، اُن کا کردار انھیں عظیم بناتا ہے ۔

خوبصورتی کی کمی کہ اخلاق پورا کر سکتا ہے مگر اخلاق کی کمی کو خوبصورتی پورا نہیں کر سکتی۔

لفظوں میں کیا لکھوں اُس رب کی تعریف میں جو نہ مانگو تو نواز دیتا ہے اور جو مانگ لوں تو بے حساب دیتا ہے ۔

غفلت کی آنکھ اُس وقت کھلتی ہے جب بند ہونے کہ ہوتی ہے (واصف خیال)

خواہش کا بے ہنگم پھیلاؤ سکون سے محروم کر دیتا ہے ۔ خواہش
کی داستان کبھی مکمل نہیں ہوتی ، کبھی آغاز رہ گیا ۔۔۔ کبھی
انجام رہ گیا !!

Pegham Network

SEEKHO AUR SIKHAO